REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۹ — شمارہ ۴۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۸ ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ — ۹ اخاء ۱۳۵۹ ہش — ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۶ اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق زبانی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے اور حضور مع محترمہ سیّدہ بیگم صاحبہ و اہلِ قافلہ لندن میں قیام فرما ہیں۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں مراجعت کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۶ اخاء (اکتوبر) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ بیگم صاحبہ ایک ہفتہ کے لئے دہلی تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ ۸ اکتوبر کو واپس تشریف لائیں گے۔

مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ ⁂

احادیث کے بعد سب سے اعلیٰ، بہتر اور صحیح تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف میں ملتی ہے!

اس لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے پڑھانے اور سننے سنانے کی طرف توجہ دیں!

کہ ان کو پڑھے بغیر قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونا ممکن نہیں!!

ساتویں آل کشمیر احمدیہ مسلم سالانہ کانفرنس کے لئے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل رُوح پرور اور نہایت درجہ بصیرت افروز پیغام سالِ گزشتہ کی آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کے لئے موصول ہوا تھا۔ مگر بعض وجوہ کی بناء پر گزشتہ سال کانفرنس کا انعقاد عمل میں نہیں آسکا۔ اس مرتبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیرونی ممالک کے بابرکت دورہ کی مصروفیات کے باعث حضور کی جانب سے تازہ پیغام موصول نہیں ہو سکا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی زبانِ مطہر سے نکلا ہوا ایک ایک بیش قیمت و مبارک لفظ چونکہ اپنے اندر جماعتِ مومنین کے ایمان و ایقان کے لئے ہمیشہ ہی تر و تازگی کے سامان رکھتا ہے۔ اس لئے آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس سرینگر کے موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے حضور پر نور کے اسی مبارک پیغام کو پڑھ کر کانفرنس کی کارروائی کا آغاز فرمایا۔ (ایڈیٹر بدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ⁂ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

احبابِ جماعت ہائے احمدیہ کشمیر!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ آپ مورخہ ۲۱-۲۲ ستمبر ۱۹۸۰ء کو اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس کانفرنس کو بہت کامیاب کرے اور ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اس میں شامل ہونے والوں کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اسے کشمیر میں رہنے والوں کے لئے قبولِ حق کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

جیسا کہ مَیں اس سے قبل کئی بار جماعت کو یہ بتا چکا ہوں، آئندہ صدی اسلام کے غلبہ کی صدی ہے اور اب اس صدی کی ابتداء میں صرف دس سال کا مختصر عرصہ باقی ہے۔ اس صدی کی ابتداء سے ہی اسلام کے غلبہ کے آثار و شواہد نظر آنے شروع ہو جائیں گے۔ اور دِل اِس بات کی گواہی دیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام دیگر تمام ادیان اور مذاہب پر غالب آجائے گا۔ اور لوگ اسلام کی حقانیت اور صداقت کو دِل سے قبول کر لیں گے۔ ایسے وقت میں ایسے لوگوں کی ضرورت ہوگی جو یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کے تحت نئے داخل ہونے والوں کی راہ نمائی کر سکیں۔ انہیں صحیح اسلامی تعلیمات سے روشناس کرا سکیں اور ان کے دِلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کی عظمت قائم کر سکیں۔ اور ایسے استاد اُس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتے جب تک ہم خود قرآن کریم میں بیان کردہ علوم و معارف سے کماحقہٗ آگاہی حاصل نہ کر لیں۔ اور یہ تو آپ کو علم ہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے بعد سب سے اعلیٰ سب سے بہتر اور سب سے صحیح تفسیرِ قرآن ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف میں ہی ملتی ہے۔

اسی وجہ سے مَیں جماعت پر یہ زور دے رہا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے پڑھانے اور سننے سنانے کی طرف توجہ دیں۔ کہ ان کو پڑھے بغیر قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونا ممکن نہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار جماعت کو اِس طرف توجہ دلائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

(۱) "وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اُس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اُس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔"
(نزول المسیح ص۲۵ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص۴۰۳)

(۲) "جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اُس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔"
(روایت حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۷-۸)

پس حقیقی احمدی بننے کے لئے اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ علوم سے اپنے اور اپنی اولادوں کو آگاہ کرنے کا انتظام کریں۔ اسی وجہ سے مَیں یہ چاہتا ہوں کہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان ⁂

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۹ اخاء ۱۳۵۹ ہش

ذیلی تنظیمیں ۔ اور ۔ اُن کے مرکزی اجتماعات

کسی بھی صحت مند انسانی معاشرے کی تشکیل اس کے مختلف طبقات اور جداگانہ صلاحیتوں کے حامل افراد کے باہمی اشتراک کی مرہونِ منت ہُوا کرتی ہے۔ اس لئے بحیثیت مجموعی پوری قوم کو شاہراہِ ترقی پر گامزن کرنے کے لئے ضروری ہے کہ معاشرے کے ان تمام منتشر اجزاء کو ایک سلک میں منسلک کر کے ان کی اعلیٰ صلاحیتوں کی مناسب نشو و نما کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے اور انہیں قومی زندگی میں اہم اور مفید کردار ادا کرنے کے یکساں مواقع فراہم کئے جائیں۔ جب تک کسی قوم کے افراد میں مستقبل کی عظیم قومی و ملی ذمہ داریوں کی اہمیت و افادیت کا صحیح احساس جاگزیں نہیں ہوتا اُس وقت تک نہ تو ان میں اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ اور نہ ہی وہ اپنے آپ کو قومی مقاصد کے حصول کے لئے مستقبل کی اہم اور گراں بار ذمہ داریوں سے کماحقہ طریق پر عہدہ برآ ہونے کا اہل بنا سکتے ہیں۔

شرک والحاد اور گناہ و معصیت سے معمور دُنیا کے موجودہ پُرفتن و پُر آشوب معاشرے میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں اپنے اس برگزیدہ مامور کی پاکیزہ رُوحانی جماعت میں شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔ جسے اُس نے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور تکمیل اشاعتِ دین کے لئے مبعوث فرمایا۔ تا مادیت کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں اسلام کی ابدی صداقتوں کی شمع روشن کی جائے۔ اور روئے زمین پر آباد تمام انسانوں کے دِل خُدائے واحد و یگانہ کے لئے جیتے جائیں۔ بلفظِ دیگر جماعتِ احمدیہ کے قیام کا واحد مقصد آج کے گناہ آلود انسانی معاشرے میں ایک ایسا پاکیزہ رُوحانی انقلاب رُونما کرنا ہے جس کا تصور بھی آج کی ترقی یافتہ اور مادہ پرست اقوام نہیں کر سکتیں۔ ظاہر ہے کہ مادی اسباب سے تہی ایک مختصر سی غریب رُوحانی جماعت کے لئے اتنی عظیم ذمہ داری کو نبھانا اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے جب اس کے مختلف طبقات اور تمام افراد کی اس رنگ میں تربیت کی جائے کہ وہ باہم متحد و مربُوط ہو کر اس اجتماعی مقصد و نصب العین کے حصُول کے لئے اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کو صحیح نہج پر بروئے کار لا سکیں۔ اور اپنے اپنے طریق اور دائرہِ کار کے مطابق جماعت کا ہر فرد اس باب میں ایسی قابلِ رشک رُوحِ مسابقت کا مظاہرہ کرے جو اس کے دُوسرے بھائیوں کے لئے بھی بیداری و تلقینِ عمل کا باعث ہو۔

پائیدار اور مستقل بنیادوں پر قومی معاشرے کی تعمیر و ترقی کا یہی وہ اہم نکتہ ہے جسے ہمارے محبوب آقا سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خُدا داد ذہنی فراست اور نگاہ دُور رس نے آج سے بہت عرصہ پہلے بھانپ لیا تھا۔ چنانچہ جماعتی نظام کو زیادہ بہتر، مؤثر اور مستحکم بنانے کے لئے آپؓ نے اپنے بابرکت عہدِ خلافت میں جو عظیم الشان اور محیر العقول کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اُن میں سے ایک جماعت کے مختلف طبقات کی جُداگانہ فعال ذیلی تنظیموں کا قیام بھی ہے۔ ان تنظیموں کے قیام کی مہتم بالشان اغراض و مقاصد میں سے ایک اہم مقصد کی تعیین کرتے ہوئے آپ نے فرمایا

> "اگر ایک طرف نظارتیں جو نظام کی قائم مقام ہیں عوام کو بیدار کرتی رہیں اور دُوسری طرف خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ جو عوام کے قائم مقام ہیں نظام کو بیدار کرتے رہیں تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کبھی وقت جماعت کُلی طور پر گر جائے۔ اور اس کا قدم ترقی کی طرف اُٹھنے سے رُک جائے۔ جب بھی ایک غافل ہوگا، دُوسرا اُسے جگانے کے لئے تیار ہوگا۔ جب بھی ایک سُست ہوگا دُوسرا اُسے ہوشیار کرنے کے لئے آگے نکل جائے گا۔ کیونکہ وہ دونوں ایک ایک حصہ کے نمائندہ ہیں۔ ایک نمائندہ ہیں نظام کے اور دوسرے نمائندہ ہیں عوام کے۔" (الفضل ۱۷ رنومبر ۱۹۴۲ء)

مقامِ مسرت ہے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک سے قائم ہونے والی یہ ذیلی تنظیمیں آج بفضلہ تعالیٰ اپنے اپنے رنگ اور دائرہٴ اثر میں خدمت و اشاعتِ دین کی گراں بار ذمہ داریوں کو بطریقِ احسن نبھا رہی ہیں۔ احمدی مستورات اپنی تنظیم "لجنہ اماء اللہ" کے تحت نہ صرف اپنی بلکہ اپنی نئی نسل کی بھی صحیح تعلیم و تربیت کا اہم فریضہ انجام دے رہی ہیں۔ احمدی بچیاں اپنی تنظیم "ناصرات الاحمدیہ" کی نگرانی میں اس مقصد کے لئے کوشاں ہیں کہ وُہ بڑی ہو کر لجنہ اماء اللہ کی مفید رُکن بن سکیں۔ چالیس سال سے زائد عمر کے بزرگ احمدیوں کی تنظیم "مجلس انصار اللہ" نے اپنے اراکین میں خدمت و اشاعتِ دین کے لئے جو عزم و حوصلہ اور دینی اُمنگ پیدا کر رکھی ہے وہ نوجوانوں کے لئے بھی قابلِ رشک ہے۔ "مجلس خدام الاحمدیہ" اپنے اراکین کو اسلام کا حقیقی خادم اور انصار بنانے میں شب و روز کوشاں ہے۔ اور جماعت کے نونہال آنے والے دَور میں قومی قیادت کی گراں بار ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ابھی سے اپنی تنظیم "مجلس اطفال الاحمدیہ" کے تحت تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ہر تنظیم کا اپنا اپنا لائحہٴ عمل اور دستورِ اساسی ہے۔ جس کی روشنی میں وہ اپنے اپنے حلقہٴ اثر اور دائرہٴ کار میں نہ صرف سرگرمِ عمل ہے بلکہ تربیتی، تعلیمی، تنظیمی، اصلاحی اور تبلیغی پروگراموں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہی ہے جس کے نتیجہ میں جماعت کے ہر فرد کے دِل میں بابرکت نظامِ خلافت اور مرکزِ سلسلہ سے گہری دلی وابستگی، جماعت سے مکمل وفاداری اور خدمتِ دین کا حقیقی جذبہ روز افزوں ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

اس وقت جبکہ ہم یہ سطور تحریر کر رہے ہیں، مرکزِ سلسلہ میں جماعت کی ان تمام ذیلی تنظیموں کے سالانہ مرکزی اجتماعات کے انعقاد کی تیاریاں تقریباً پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں۔ اُمید واثق ہے کہ جب تک بدر کا یہ شمارہ اشاعت پذیر ہو کر منظرِ عام پر آئے گا اجتماعات کا یہ مفید اور انتہائی بابرکت سلسلہ شروع ہو چکا ہوگا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

حضرت قاضی محمد نذیر صاحب مرحوم

بندۂ رحماں، غلامِ مُصطفٰےؐ، قاضی نذیر
علم کے میدان کے تھے شہسوارِ بے نظیر
مرگِ عالِم، مرگِ عالَم کا نظارہ دیکھئے
ہر دلِ مومن ہُوا ہے پارہ پارہ دیکھئے
چشمِ گریاں سینہ بریاں ان کے شاگردوں کی فوج
غم کی لہروں سے ہُوئی پسپا ہر اک بہجت کی جُو
اِک جہاں اُستاد تھے اور تھے مُناظر بے بدیل
حافظ روشن علی مرحومؓ کے تھے وہ مثیل
چلتا پھرتا اِک کُتب خانہ تھے مردِ خوش شعار
نیک سیرت پاک طینت خوش وضع و باوقار
سینۂ پاکیزہ گویا علم کا جُوئے عظیم
جن کی نہروں سے تھی تازہ گلشنِ دینِ قویم
اُن کی ہر تصنیف گویا عِلم کا ہے شاہکار
بعد اُن کے رہ گئی ہیں بس انہیں کی یادگار
ان سے ہرگز نہ ہم ہٹیں کبھی بھی زینہار
جب تلک کہ حق نہ ہو جائے فتح سے ہمکنار

(سیّد ادریس احمد عاجزؔ عظیم آبادی ربوہ)

خطبہ جمعہ

کائنات عالم کی بنیادی حقیقت خدا تعالیٰ کی وحدانیت ہے اور یہ کہ اس کی ذات اور اس کی صفات میں اس کا کوئی مثل نہیں

انسان کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ اگر چاہے تو خدا کے فضل اور رحمت کو جذب کر سکتا ہے اور اُسے چاہیئے کہ جذب کرے

جب تک خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں ہوتا اُس وقت تک نہ کامیابی حاصل ہو سکتی ہے اور نہ کوئی چین نصیب ہوتا ہے

ہر آن اور ہر وقت خدا تعالیٰ کے ارشاد اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کو سامنے رکھو اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارو!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۹ ر اخاء ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۹ ر اکتوبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ توفیق مل رہی ہے کہ ان کے خدام و اطفال اور لجنہ آج اپنا سالانہ اجتماع مرکز سلسلہ میں شروع کریں۔

اور ہم حکومتِ وقت کے بھی ممنون ہیں کہ انہوں نے موجودہ حالات میں بھی اس کی جماعت کو اجازت دی۔

یہ جمعہ جس دن اجتماع شروع ہوتا ہے، اجتماع کا ہی ایک حصہ ہے عملاً۔ اور کبھی ہم اسلام کی باتیں تفصیل میں جا کر کرتے ہیں۔ کبھی بنیادی تعلیم پر روشنی ڈالتے ہیں۔ آج میں سب سے اہم بنیادی بات جو ہے۔ اس کی طرف جماعت کو، جماعت کے بڑوں کو، جوانوں اور چھوٹوں، مردوں اور عورتوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اس کائنات کی بنیادی حقیقت

خدا تعالیٰ کی وحدانیت

ہے۔ یعنی "اللہ" ہے اور واحد و یگانہ ہے۔ اس کی ذات اور اس کی صفات میں کوئی اس کا مثل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پہ قادر ہے۔ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اور اللہ تعالیٰ نے کائنات میں ایک تو مادی چیزیں پیدا کیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں استعدادیں پیدا کیں جو ان مادی اشیاء سے استفادہ کرتی ہیں۔ یہ استعدادیں صرف انسان میں نہیں بلکہ ہر چیز دوسرے سے استفادہ کرنے والی ہے۔ اور دوسرے کے ساتھ ایک نہایت حسین اور منطقی جوڑ رکھتی ہے۔ ساتھ لگی ہوئی ہے۔ تعلق رکھتی ہے۔ مثلاً گندم کے دانے میں یہ طاقت اللہ تعالیٰ نے رکھی کہ وہ زمین سے اپنی پرورش حاصل کرے۔ اور پودا بنے۔ اور اسی میں قرآن کریم نے یہ اعلان کیا کہ اتنی طاقت ہے کہ ایک دانہ سات سو دانے تک پیدا کر سکتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ گو انسانی علم ابھی تک وہاں نہیں پہنچا۔ اسی طرح دوسری مادی اشیاء اور حیوانات ہیں اور انسان ہے۔ لیکن انسان ان طاقتوں اور استعدادوں میں نمایاں ہو کر اس رنگ میں ہمارے سامنے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ ساری طاقتیں عطا کر دیں جن کے نتیجہ میں وہ غیر انسان کی تمام چیزوں سے استفادہ کر سکتا ہے۔ اور انسان کا علم ہر روز ترقی پذیر ہے۔ اور ہر روز ہی ذاتاً محقق اور سائنسدان اس حقیقت پر قائم ہوتا ہے کہ ابھی تو میں

علم کے سمندر کے کنارے پر

کھڑا ہوں۔ اور جو مجھے نہیں معلوم اس کی کوئی انتہا نہیں۔

انسانی زندگی کی جو بنیادی حقیقت ہے وہ یہ ہے کہ وہ یہ طاقت رکھتا ہے۔ اسے یہ طاقت دی گئی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو چاہے تو جذب کر سکتا ہے۔ اور اُسے چاہیئے کہ وہ جذب کرے۔ اور اس کے لئے کوشش کرے اور مجاہدہ کرے اور جو طریق قرآن کریم نے اس کا بتایا وہ دعا ہے۔ قرآن کریم نے دعا پر بیسیوں آیات میں بہت کچھ بیان کیا۔ اور ہر جگہ ایک نئے پہلو سے اس پر روشنی ڈالی۔

قرآن کریم نے ایک جگہ یہ فرمایا:-

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ

سورہ روم کی یہ آیت ہے۔ کہ جب انسان کو تکلیف پہنچے، مضرت ہو اور جیسا کہ دوسری جگہ اس کی وضاحت آئے گی۔ سب دروازے تکلیف سے نجات کے بند ہو جائیں اور مایوسی اپنی انتہا کو پہنچ جائے اور ہر طرف سے وہ مایوس ہو جائے۔ اُس وقت جب وہ دعا کرتا ہے تو وہ اس کے تذلل کے جذبات ہوتے ہیں۔ وہ جھکتا ہے خدا کے حضور اور خدا سے کہتا ہے کہ اے میرے رب! ہر طرف سے میں دھتکارا گیا، تو مجھے مت دھتکار اور

میری دعاؤں کو سن

اور میری تکالیف کو دور کر اور میری ضرورتوں کو پورا کر۔ اللہ تعالیٰ اُس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ اور اپنی رحمت سے اُسے نوازتا ہے۔ یہ لمبی آیت ہے اس کے ایک حصہ کے عربی کے الفاظ میں نے پڑھے ہیں۔

دوسرے حصہ میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے۔ لیکن انسانوں میں سے پھر کچھ لوگ وہ ہیں کہ جب خدا تعالیٰ ان کی دعا کو سنتا اور ان کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور اپنی رحمت سے نوازتا ہے تو تکلیف دور کرنے میں وہ دوسروں کو بھی شریک کر دیتے ہیں اور مشرک بن جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید پر قائم نہیں رہتے۔ تکلیف کے وقت سوائے خدا کے انہیں کچھ یاد نہیں رہتا۔ تکلیف دور ہونے کے بعد ہزار بت ہیں جو سامنے آ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یہ بھی فرماتا ہے:-

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ

(النمل آیت ٦٣)

کہ کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے۔ اور اسے قبول کرتا ہے۔ جب وہ خدا سے دعا کرے خدا تعالیٰ اُس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا کہ:-

وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا (الاعراف: آیت ۵۷)

خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو خوف اور طمع کے ساتھ۔ اس آیت سے پہلی آیت

میں کہا گیا تھا کہ تذلل اور

اضطراری کیفیت کے ساتھ

اور چپکے چپکے دعائیں کرو۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ہماری زندگی میں دو ہی حالتیں ہیں۔ یا تم تکلیف میں ہو اور خوف کی حالت طاری ہے کہ تمہیں یہ نقصان پہنچ جائے گا تکلیف شروع ہو چکی ہے۔ کوئی تکلیف دور ہوگی یا نہیں ہوگی یہ خوف ہے۔ پھر یہ خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ مومن بندہ کو یہی خوف ہوتا ہے اور طَمَعًا طمع کے ساتھ اس امید پر کہ دعا کریں گے، اللہ تعالیٰ دعا کو سنے گا۔ اپنی رحمت سے ہمیں نوازے گا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کی امید پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی برکات کے حصول کے لئے اور اس امید پر کہ وہ اپنی برکتوں اور اپنے فضلوں سے نوازے گا۔ اس کے حضور جھکو اور اس سے دعائیں کرو۔ اور اس خوف سے کہ کہیں اگر دوری ہو جائے اگر قرب کی راہیں وا نہ ہوں ہماری زندگی میں، تو شیطان کامیاب حملہ آور نہ ہو جائے ہم پر۔ اور ہم خدا کی بجائے شیطان کی گود میں نہ چلے جائیں۔ اس خوف سے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو۔ کہ اس کی مدد کے بغیر کچھ مل نہیں سکتا۔

انسانی زندگی کی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ مولا بس۔ کہ سب کچھ خدا ہی خدا ہے اور خدا سے ہی سب کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ لوگ جو خدا کی طرف نہیں جھکتے اور جنہوں نے ہزاروں بت اپنے صحن سینہ میں یا اپنے ماحول میں بنا رکھے ہیں حقیقی کامیابیاں انہیں نصیب نہیں ہوتیں۔ اس لئے وہ جو

کائنات کی بنیادی حقیقت

ہے اس بنیادی حقیقت سے ایک حقیقی تعلق قائم ہونا ضروری ہے انسان کی زندگی میں۔ اگر وہ خدا کی نگاہ میں کامیاب ہونا چاہتا ہے اور فلاح حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے سورہ مومن میں فرمایا:—

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ

خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ دعا کرو مجھ سے، اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ اگر وہ شرائط کے ساتھ ہو۔ قرآن کریم نے دوسری جگہ شرائط بیان کی ہیں۔ وہ UNDER STOOD ہے۔ ظاہر ہے وہ بات

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ

جو انسانوں میں سے میری عبادت تکبر کے نتیجہ میں نہیں کرتے۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ تکبر کی وجہ سے میری عبادت کا حق ادا نہیں کرتے۔

سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ (آیت: ۶۱)

وہ رسوا کئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کے اندر ان کو ڈالا جائے گا۔

یہاں حکم دیا گیا ہے دعا کا۔ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے ہمیشہ دعا کرو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ ہر چیز کے لئے مجھ سے مدد مانگو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ ہر برائی سے بچنے کے لئے میرے فضل کی تلاش کرو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ شیطان کے حملوں سے حفاظت چاہتے ہو تو دعاؤں کے ذریعہ میری پناہ میں آنے کی کوشش کرو۔ خدا کہتا ہے کہ اگر دنیا میں ترقی کرنا چاہتے ہو، حقیقی ترقی، ایسی ترقی جس میں کوئی گندگی شامل نہ ہو۔ تو میری طرف رجوع کرو۔ خدا کہتا ہے کہ اپنی

زندگی کے ہر کام میں

میری طرف متوجہ ہو۔ میرے سامنے جھکو۔ مجھ سے مانگو۔ جو شرائط دعا ہیں ان کو پورا کرو

اَسْتَجِبْ لَكُمْ

میں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا۔ اور جو تم مانگو گے وہ تمہیں دیا جائے گا اور اگر انسانوں میں سے کوئی میرے اس حکم کو مانے گا نہیں اور باوجود اس کے کہ میں نے کہا اُدْعُوْنِيْ مجھ سے مانگو اور مجھ سے پاؤ۔ باوجود اس کے غیر اللہ کی طرف منہ پھیریں گے۔ غیر اللہ پر امیدیں رکھیں گے۔ کامل توکل مجھ پر نہیں ہوگا۔ بھروسہ ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا دوسری کمزور طاقتوں اور لاشئ محض پر ہوگا۔ سفارشوں پر۔ رشوتوں پر۔ لوٹ مار پر، ہزار قسم کے عیوب ہیں۔ جن کو بعض بے وقوف ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ سے منہ موڑتا ہے وہ متکبر اور ذریت شیطان ہے۔

اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ

یہ شیطان کے متعلق بنیادی طور پر کہا گیا ہے۔ کہ شیطان نے انسانی زندگی میں اِبا اور استکبار کی بنیاد ڈالی۔ تو جو شیطان کی ذریت بنا اور میرے بندوں میں شامل نہ ہوا، اور میری عبادت کا حق ادا نہ کیا اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ رسوائی اس کے نصیب میں ہے۔ اور میرے غضب کی جہنم میں اسے داخل ہونا پڑے گا۔

پس جس طرح اس کائنات کی بنیادی حقیقت خدا تعالیٰ کی وحدانیت ہے۔ خدا تعالیٰ واحد و یگانہ

تمام صفات سے متصف

ہر عیب سے پاک اور کوئی اس کا مثیل نہیں۔ اسی طرح انسانی زندگی کی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ وہ خدا میں ہو کر زندگی گزارے اور خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا وارث بنے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ ذریت شیطان ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے دوری کی راہوں پر وہ گامزن ہے۔ اور کامیابی اس کے نصیب میں نہیں ہو سکتی۔ اس دنیا کی زندگی پر ہم نے بڑا غور کیا۔ بڑے بڑے امیر ملکوں کے بڑے بڑے دولتمند لوگ بھی بے چینی، مایوسی اور تکلیف کی زندگی جی رہے ہیں۔

اور دعاؤں میں اسلام نے بڑی وسعت پیدا کی۔ جیسا کہ میں نے ابھی کہا۔ ہر چیز خدا سے مانگو۔ ہر چیز میں وہ ہر چیز بھی آگئی جس کا تعلق ایک شخص، فرد واحد کے نفس کے ساتھ ہے۔ وہ ہر چیز بھی آگئی جو اس کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ ہر چیز بھی آگئی جو اس کے علاقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ ہر چیز بھی آگئی جو اس کے ملک سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ ہر چیز بھی آگئی جو اس کی دنیا اور اس کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ ہر چیز بھی آگئی جو آنے والی نسلوں اور آنے والے زمانوں سے تعلق رکھتی ہے۔

اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

خدا کہتا ہے مجھ سے مانگو۔ مجھ سے پاؤ۔

میں سب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہر وقت اور ہر آن اسے سامنے رکھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ اپنے ملک کے لئے بھی دعائیں کریں اور نوع انسانی کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اپنی نسل کے لئے بھی دعائیں کریں اور آنے والی نسلوں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اور اپنے بچوں اور اپنے خاندان کے لئے بھی دعائیں کریں اور دعاؤں کے نتیجہ میں بھی آپ کے ذہن میں پھر خود بہت سی ذمہ داریاں بھی آتی چلی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بنیادی حقیقت کو سمجھنے اور ہر وقت، ذہن میں حاضر رکھنے کی توفیق عطا کرے کہ مولا بس۔ خدا ہی خدا ہے۔ اللہ ہی اللہ۔ اور خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس حقیقت کو بھی پہچانیں جو انسانی زندگی کی بنیادی حقیقت ہے۔ کہ جب تک خدا تعالیٰ سے تعلق قائم نہیں ہوتا کوئی صحیح چین نصیب نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے خیر ہی خیر کے حالات پیدا کرے۔ آمین۔

میں نمازیں جمع کراؤں گا۔ اور دوست سارا وقت دعاؤں میں مصروف رہیں۔ اور نیکی کے خیالات، نیکی کے پھیلانے کے خیالات میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین"

(الفضل ۳۱ر اگست ۱۹۸۰ء)

ولادت

مکرم مولوی کے محمد علوی صاحب مبلغ سلسلہ مقیم کروناگاپلی (کیرالہ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۳ر ستمبر ۱۹۸۰ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ احباب عزیزہ نومولودہ کے نیک صالحہ اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

کیلگری (کینیڈا) کی جماعت کی طرف سے استقبالیہ میں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شمولیت

شہر کے میئر نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔ دانشوروں، سکالروں، اراکینِ پارلیمنٹ اور شہر کی نمایاں شخصیات کی شرکت!

کینیڈا کے دورہ کے بارے میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی کیبل گرام

واشنگٹن ۱۹ر تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام جو کیبل گرام ارسال کی ہے اُس کے مطابق

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ حضور ٹورانٹو، کیلگری اور سان فرانسسکو کا دورہ کرنے کے بعد ۱۵ر ستمبر ۱۹۸۰ء کو واشنگٹن پہنچ گئے۔ ٹورانٹو میں حضور نے جمعہ پڑھایا۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ میں حضور نے جماعت پر زور دیا کہ وہ قرآنی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں۔ اور حقیقی احمدی بنیں۔

شام کو حضور نے ٹورانٹو شہر کے میئر اور ایک رُکن پارلیمنٹ سے ملاقات کی۔ اس کے علاوہ بعض اور افراد بھی حضور سے ملنے آئے۔ حضور نے اس روز جماعت ٹورانٹو کے بعض ارکان سے بھی ملاقات کی۔

۶ر ستمبر کو حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ بعد دوپہر حضور نے جماعت کے دو سو احباب کے ساتھ قریباً ۵ گھنٹے تک ملاقات کی۔ اسی شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کی طرف سے دیئے گئے ڈنر میں مہمانِ خصوصی تھے۔ اس میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے ۲۵۰ ارکان کے علاوہ دیگر نمایاں شخصیات بھی شامل تھیں۔

۷ر ستمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کیلگری پہنچے۔ جہاں پر حضور اور دیگر اہلِ قافلہ کا استقبال کیلگری کی جماعت کے صدر مکرم راجہ باسط احمد صاحب اور دیگر احبابِ جماعت نے کیا۔ رات کو حضور نے احبابِ جماعت کے ساتھ رات کا کھانا کھایا۔ حضرت بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مدعو تھیں۔

۸ر ستمبر کو حضور نے جماعت کے ۷۰ افراد اور اُن کے اہلِ خانہ سے ملاقات کی۔ اس دوپہر کو حضور جماعت ایڈمونٹن کی طرف سے وینکوور میں دیئے گئے لنچ میں مہمان خصوصی تھے۔ اس کے بعد حضور کیلگری کا مشن ہاؤس دیکھنے تشریف لے گئے جو کہ حال ہی میں خریدی گئی ایک بلڈنگ میں واقع ہے۔ یہاں پر حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔

۹ر ستمبر کو حضور سارا دن مصروف رہے اور جماعت کے ارکان، شہر کے بڑے بڑے لوگوں اور سکالروں سے ملاقات کی۔ اس شام کو حضور جماعت احمدیہ کیلگری کی طرف سے دیئے گئے ایک ڈنر میں مہمانِ خصوصی تھے۔ اس میں شہر کے میئر، یونیورسٹی کے پروفیسر، اراکینِ پارلیمنٹ اور شہر کی نمایاں شخصیات کے علاوہ مقامی احبابِ جماعت نے شرکت کی۔ صدر جماعت احمدیہ کیلگری مکرم راجہ باسط نے حضور کو خوش آمدید کہتے ہوئے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ اہالیانِ کیلگری کی طرف سے شہر کے میئر نے بھی استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈنر کے بعد اپنے خطاب میں اسلام کی حسین تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ان تعلیمات پر عمل کر کے انسان خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ حضور نے اپنے خطاب میں اسلام کی اُن تعلیمات کو بیان کیا جس میں کہا گیا ہے کہ نوعِ انسان کی بہتری کے لئے مشترکہ نکات پر اتحاد پیدا کیا جائے

حضور نے فرمایا کہ یہ اُصول خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور نوعِ انسان کی برابری کے اصول ہیں۔ ان اُصولوں پر عمل کر کے انسانیت کی بھلائی اور بہتری کے لئے کام کیا جا سکتا ہے۔ آخر میں حضور مختلف مہمانوں سے انفرادی طور پر ملے۔ اور ان سے گفتگو فرمائی۔

۱۰ر ستمبر کو حضور جماعت کے احباب کے ساتھ پکنک کے لئے تشریف لے گئے۔ احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و رحم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقاصدِ دینیہ میں غیر معمولی برکت بخشے۔ حضور کے دورہ کی لاتعداد کامیابیوں میں مزید اضافہ کرے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔ (الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۸۰ء)

حضور ایدہ اللہ نے واشنگٹن میں قاضی محمد نذیر صاحب مرحوم

کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی

ایک ہزار سے زائد احمدی احباب شریک ہوئے۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

ربوہ ۲۰ر تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج شام سات بجے جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو واشنگٹن سے ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور دیگر اہلِ قافلہ بھی بخیریت ہیں۔ اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے پاکستان کے احبابِ جماعت کو

محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ارسال فرمایا ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ارسال کردہ اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ نے ۱۹ر ستمبر ۱۹۸۰ء کو بعد از نمازِ جمعہ واشنگٹن میں حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔ اس میں قریباً ایک ہزار احبابِ جماعت شامل تھے۔

احبابِ کرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس بابرکت اور الٰہی تائید یافتہ دورے کی مزید بیش از بیش کامیابیوں کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ مولیٰ کریم اپنے فضلِ خاص سے اس تاریخی دورے کی عظمتوں اور برکتوں میں اضافہ کرتا چلا جائے۔ اپنے فرشتوں کی تائید و نصرت ہمراہ رکھے اور سعید رُوحوں کے قبولِ حق کا سبب بنائے۔ آمین۔

(الفضل ۲۳ر ستمبر ۱۹۸۰ء)

درخواستِ دُعا

مہربانی کر کے احباب ذیل کے بیماروں کے لئے دُعا فرمائیں:۔

(۱) حضرت مولانا ظہور حسین صاحب بخارائی اولین مبلغ روس ربوہ میں شدید بیمار ہیں۔ احباب کو معلوم ہے کہ آپ نے نصف صدی تک سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی ہے۔ اور ہم پر اُن کا حق ہے۔

(۲) عزیز عنایت الٰہی خان صاحب ابن محترم فضل الٰہی خان صاحب (نائب ناظر امورِ عامہ) امرتسر ہسپتال میں بوجہ شدید مریض ہونے کے داخل ہیں — (۳) محترم میاں اصغر علی صاحب مالک گلوب ٹمبر کارپوریشن لاہور کی اہلیہ محترمہ کئی ماہ سے شدید بیمار ہیں — (۴) خاکسار کی اہلیہ دوم کئی ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ خاکسار: ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ قائم مقام امیر مقامی قادیان۔

احمدی خواتین صحیح اسلامی تعلیم کا نمونہ پیش کریں

لجنہ اماء اللہ ... سے محترمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ایک بصیرت افروز خطاب

میری عزیز بہنو!
آج اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں قاعدہ ہے کہ مامور کے زمانہ سے جوں جوں دوری ہوتی ہے جماعت میں کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور جب نئے نئے لوگ جماعت میں داخل ہوتے ہیں تو وہ اپنے ساتھ کمزوریاں بھی لے آتے ہیں۔ اور وہ رائج ہو جاتی ہیں۔ اسی چیز کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:-

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

(سورۃ النصر)

ترجمہ:- جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آجائے گا اور تو اس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں تو اس وقت تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرنے میں بھی مشغول ہو جا اور مسلمانوں کی تربیت میں جو کوتاہیاں ہوئی ہوں ان پر اس خدا سے پردہ ڈالنے کی دعا کیجیو وہ یقیناً اپنے بندہ کی طرف رحمت کے ساتھ لوٹ کر آنے والا ہے"۔

یہ آیت واضح طور پر بتاتی ہے کہ جوں جوں لوگ اسلام میں کثرت سے داخل ہوں گے ان میں کمزوریاں پیدا ہونگی اور جس وقت کوئی قوم ترقی کرتی اور کثرت سے پھیلتی ہے وہی زمانہ اس کے تنزل اور انحطاط کے آغاز کا بھی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے کہ آپ دعاؤں میں لگ جائیں اور اللہ تعالیٰ سے التجاء کریں کہ وہ نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کی حفاظت کرے اور ان کی نصرت کرتا رہے بلکہ اسلام میں نئے داخل ہونے والوں کی بھی خود تربیت کا سامان کرے اور ایسی صورت پیدا کرے کہ تمام مسلمان کفر اور غلطیوں سے بچتے رہیں۔

اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تاکہ آپؑ دنیا کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھائیں اسلام پر غیر مسلموں کی طرف سے جو اعتراضات ہوتے ہیں ان کا دفاع کریں اور آپؑ کے ذریعہ اسلام کا پھر غلبہ ہو۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ جوں جوں جماعت ترقی کر رہی ہے ہر ملک میں احمدیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے وہاں تربیتی لحاظ سے کچھ کمزوریاں بھی واقع ہو رہی ہیں۔ جب کسی کو منع کرو کہ ایسا نہ کرو یا ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا تو جواب ملتا ہے اس میں کیا حرج ہے۔ یہ کام تو ایسے ہی دل خوش کرنے کو کیا تھا

میری بہنو! اصولی طور پر یاد رکھیں کہ ہمارے لئے تعلیم کا سرچشمہ قرآن مجید ہے پھر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے پھر آپؐ کی احادیث ہیں اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء ہیں اور آپؑ کے صحابہؓ اور صحابیاتؓ کا عمل ہے اگر کسی کام کا ثبوت آپ کو ان سب سے نہیں ملتا تو آپ کیوں کریں اس کام کو؟

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تھے:-

ترجمہ: حلال بھی بیان ہو چکا ہے اور حرام بھی بیان ہو چکا ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں کہ مشابہ ہیں انہیں اکثر لوگ نہیں جانتے پس جو کوئی شبہات سے بچا اس نے اپنی عزت اور دین کو بچا لیا اور جو کوئی ان شبہات میں پڑ گیا اس کی مثال ایک چرواہے کی ہے جو بادشاہ کی رکھ کے اردگرد اپنے جانوروں کو چراتا ہے قریب ہے کہ اپنے جانوروں کو اندر ڈال دے خبردار ہر ایک بادشاہ کی ایک رکھ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی رکھ اس کی زمین میں اس کے محارم ہیں خبردار جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو تو سب جسم درست ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سب جسم خراب ہو جاتا ہے خبردار وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے"۔

(بخاری کتاب الایمان)

لیس ایک مومن اور متقی کا یہی کام ہے کہ وہ محرمات کے ساتھ ساتھ ان کاموں سے بھی بچے اور محفوظ رہے جن محرمات میں شامل تو نہیں کیا گیا لیکن ان کے کرنے کے ساتھ ڈر ہے کہ جس طرح ایک چرواہا رکھ کے اندر جانور ڈال سکتا ہے انسان کا قدم گناہوں کی دلدل میں ایسا پھنس جائے کہ نکل ہی نہ سکے۔ اور اس کو ہی تقویٰ کا نام دیا گیا ہے۔ متقی نیک کو نہیں کہتے متقی وہ ہے جو اپنے آپ کو برائیوں سے بچا کر رکھے قرآن کریم میں تقویٰ کا جو لفظ استعمال ہوا ہے اس کے بارہ میں حضرت ابوہریرہؓ سے کسی نے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ کانٹوں والی جگہ پر سے گذرو تو کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا یا پہلو بچا کر چلا جاتا ہوں یا اس سے پیچھے رہ جاتا ہوں یا آگے نکل جاتا ہوں ابوہریرہؓ نے کہا بس اسی کا نام تقویٰ ہے یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے مقام پر کھڑا نہ ہو اور ہر طرح اس سے بچنے کی کوشش کرے ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے ع

لاتحقرن صغیرۃ ان الجبل من الحصٰی

تو چھوٹے گناہ کو حقیر نہ سمجھ کہ یہ ذرا سی بات ہے کیا ہوا یہ یاد رکھ کہ بڑے بڑے پہاڑ چھوٹی کنکریوں سے ہی بنے ہوئے ہیں۔

پس اپنی اصلاح اور اپنے رشتہ داروں دوستوں و معاشرہ کی اصلاح کے لئے پہلا قدم یہ ہے کہ انسان کثرت سے استغفار پڑھے اپنی غلطیوں پر اپنے دوست احباب رشتہ داروں سب کے لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان غلطیوں کو ڈھانپ لے۔

دوسرا ضروری امر یہ ہے کہ انسان انسان ہے فرشتہ نہیں کہ اس سے غلطی نہ ہو اگر کوئی قصور ہو، اخلاقی جرم ہو تو اس پر ندامت کا اظہار ضرور ہو دل میں پشیمانی ہو خدا کے حضور جھکے کہ غلطی ہو گئی معاف کر دے دوبارہ نہ کرنے کا ارادہ اور عزم کرے غلطی پر اصرار نہ کرے۔

بہت سی غلطیاں معاشرہ میں اس لئے ہوتی ہیں کہ احساس گناہ مٹ جاتا ہے۔ اور یہ سب سے خطرناک امر ہے جب تک انسان میں یہ احساس رہے گا اور اس کا ضمیر اس کو ملامت کرتا رہے گا کہ تم نے فلاں کام غلط کیا اپنی ناسمجھی کی بناء پر اس کی اصلاح کی صورت باقی رہتی ہے اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نفسِ لوّامہ کو بطور شہادت کے پیش کیا ہے اور اسلامی اصول کی فلاسفی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بڑی لطیف تشریح فرمائی ہے انگریزی میں کانشنس اور اردو میں ضمیر کا لفظ عام بولا جاتا ہے ہر کام کرتے وقت انسان کا ضمیر اگر وہ بگڑ نہیں گیا تو ضرور راہنمائی کرتا ہے کہ یہ کام کرنا چاہیئے یا نہیں بُرا کام کر بھی لے گا تو ضمیر کی ملامت سے نہیں بچ سکتا۔

یکم فروری ۱۹۸۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو آپ کے ہی شہر میں تنبیہہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو دین میں بدعات اور بد رسوم کو رواج دینے اور انکی پیروی کرنے کے ہلاکت آفرین نتائج سے خبردار فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حضور نے فرمایا تھا کہ احباب جماعت پہلے خود اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں میں انقلاب عظیم پیدا کریں پھر بنی نوع انسان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام کی آیات کا مضمون بیان فرمایا تھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ اعلان کروایا ہے کہ میں سب سے بڑا فرمانبردار ہوں اور اگر میں نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں پس ہمیں جائزہ لینا چاہیئے کہ اگر ہم نے ذرا سی بھی نافرمانی کی خدا تعالیٰ کے احکام کی تو یوم عظیم کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ جو لوگ ایمان لانے کے باوجود دین میں

(باقی صفحہ ۹ پر)

مجلس انصار اللہ کے قیام کا مقصد اور ہماری تنظیمی ذمہ داریاں

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

چالیس سال سے زائد عمر کے احمدی احباب کی عالمگیر تنظیم "مجلس انصار اللہ" کا قیام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دورِ خلافت (۱۹۱۱ء) میں حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک سے عمل میں آیا تھا۔ اور اس تنظیم کے سب سے پہلے رُکن خود حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ بنے تھے۔ چنانچہ جب اس تنظیم کے قیام کا اعلان کیا گیا اور اس کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد کی تعیین کی گئی تو آپؓ نے موجود الوقت احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"مَیں بھی آپ کے انصار میں شامل ہوں"

(اخبار بدر قادیان ۹ مارچ ۱۹۱۱ء بحوالہ تاریخ انصار اللہ صلا)

قرآن کریم میں جس مقام پر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کا ذکر "اِسْمُہٗٓ اَحْمَدُ" کی پیشگوئی کے رنگ میں ہوا ہے وہاں یہ ارشادِ ربانی بھی موجود ہے کہ :-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰہِ

اس آیتِ کریمہ میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کے وقت کے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ تاکید فرمائی گئی ہے کہ اے ایمان والو! جب تمہیں مثیلِ مسیح حضرت احمد علیہ السلام کی طرف سے مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ (یعنی کون اللہ تعالیٰ کے انصار میں شریک ہوتا ہے) کی آواز آئے تو اس کے جواب میں تمہاری طرف سے ایک زبان ہوکر یہ آواز آنی چاہیئے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ (ہم اللہ تعالیٰ کے انصار ہیں) یعنی اس آسمانی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے تمہیں پروانہ وار خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح و مہدی حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے بعد ان کے خلفاء عظام کی خدمت میں حاضر ہو جانا چاہیئے۔ اور صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کے انصار میں شریک ہو کر خدمتِ دین کا حق ادا کرنا چاہیئے۔

دین کے حقیقی اور مخلص خدمت گزاروں کے اس پاکباز گروہ میں شمولیت کی برکات کو قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ

کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے انصار میں شریک ہوگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہیں ہر میدان میں ترقیات و کامرانیوں سے نوازے گا۔

خود بانیٔ تنظیم انصار اللہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تنظیم میں شمولیت کی ضرورت و اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ :-

"اگر کوئی شخص ایسا ہے جو چالیس سال سے اوپر کی عمر رکھتا ہے مگر وہ انصار اللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہُوا تو اُس نے قومی جُرم کا ارتکاب کیا ہے"

(الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۵۹ء)

نیز فرمایا :-

"اگر کوئی اپنی عمر کے مطابق اپنی متعلقہ جماعت (مجلس انصار اللہ وخدام الاحمدیہ ناقل) میں شامل نہیں ہوتا تو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہے گا"

(ماہنامہ انصار اللہ جنوری ۱۹۷۷ء)

مندرجہ بالا تاکیدی ارشادات اور واضح ہدایات کی روشنی میں بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قائم کردہ مجلس انصار اللہ کی یہ تنظیم کس قدر اہمیت و برکات کی حامل ہے۔ اور اس میں شمولیت اختیار کرکے اس کے لائحہ عمل اور پروگراموں کو عملی جامہ پہنانا کس قدر ضروری و لازمی ہے۔ ورنہ احمدی کہلا کر اس تنظیم سے باہر رہنا اور اس کے اہم پروگراموں سے بے رغبتی اختیار کرنا ایک قومی و جماعتی جرم اور نظامِ سلسلہ و خلیفۂ وقت سے لاتعلقی کا بیّن ثبوت ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی بھی مخلص احمدی ایک لحظہ کے لئے بھی یہ گوارا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا کہ وہ سیّدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس سرزنش کا مورد قرار پائے۔ پس ایسے احباب جو اپنی کم فہمی و نادانی اور سُستی و غفلت کے نتیجہ میں ابھی تک اس تنظیم کی اہمیت کو کما حقہٗ طریق پر نہ سمجھ سکنے کے باعث اس میں شامل نہیں ہوئے اور اس کو محض ایک سطحی اور معمولی تنظیم سمجھ کر اس سے لاتعلقی اختیار کئے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اُنہیں نورِ بصیرت عطا فرمائے اور اس باب میں خود ان کی راہنمائی کرے۔ آمین۔

اس موقعہ پر باقاعدہ کسی جماعت سے منسلک چالیس سال سے زائد عمر کے احمدی احباب، نیز اسی عمر کے وہ احمدی بھائی بھی جو باقاعدہ کسی جماعت سے منسلک نہ ہونے کے باعث افراد میں شمار ہوتے ہیں، میرے خاص طور پر مخاطب ہیں۔ اگر کسی جماعت میں تاحال مجلس انصار اللہ کا قیام نہیں ہُوا یا کسی جگہ کے احمدی افراد قریب کی کسی مجلس سے منسلک نہیں ہوئے تو مَیں ایسی تمام جماعتوں اور احباب سے ارشادِ قرآنی

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ۔

کی روشنی میں گزارش کروں گا کہ وہ اس یاددہانی کے بعد اپنے ہاں فوری طور پر باقاعدہ انتخاب کروا کر مجالس کا قیام عمل میں لائیں۔ اسی طرح افراد اپنے قریب کی مجالس میں شریک ہوکر باقاعدہ مجلس انصار اللہ کی تنظیم کے رُکن بنیں۔ اور ان ہر دو اُمور کی اطلاع بغرضِ ریکارڈ مجلس کی مرکزی تنظیم کو بھی بھجوائیں۔ اس طرح جہاں جہاں مجالس کا قیام ہو چکا ہے وہاں کے اراکین مجلس کے لائحہ عمل کی روشنی میں اس کے پروگراموں کو فروغ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تاکہ ہم میں سے کوئی ایک فرد بھی اپنی کسی سُستی کے نتیجہ میں حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرزنش کا مورد نہ قرار پائے۔

اے سیّد المرسلین نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی جاں نثارو! اب تمہیں مسیحِ محمدی کی رُوح خلافتِ ثالثہ کے رنگ میں انصار اللہ کے مخلص و پاکباز گروہ میں شامل ہوکر منظم و فعّال ہونے اور اپنی عمرِ عزیز کے آخری قیمتی لمحات کو خدا تعالیٰ کے پیارے دین کی خدمت اور غلبۂ اسلام کے ایّام کو قریب تر کھینچ لانے کے لئے پُکار رہی ہے۔ اس لئے اُٹھو! اپنی غفلتوں اور سُستیوں کو دُور کرو۔ اپنی عمرِ عزیز کے باقی ماندہ لمحات اور دُنیا کی بے ثباتی کو پیشِ نظر رکھو۔ ہر چہار سُو کفر والحاد اور گناہ و معصیت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں پر نگاہ ڈالو۔ تمام دنیا بالخصوص آج کے نام نہاد مسلمانوں پر پے درپے نازل ہونے والی آفاتِ سماوی اور مخالفین احمدیت کی تباہی و بربادی کے عبرت انگیز مناظر کو نگاہِ تصوّر میں لاؤ۔ ہر قسم کی مخالفتوں اور روکوں کے باوجود حقیقی انصار دین یعنی جماعتِ احمدیہ کی غیر معمولی ترقی و کامرانی اور ہر ہر گام پر اس کے شاملِ حال اللہ تعالیٰ کی خصوصی تائیدات کا جائزہ لو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ دیکھو کہ ہمارا جان و دل سے عزیز اور محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی ناسازیٔ طبع اور ضعف العمری کے باوجود کتنی اُولوالعزمی اور ہمّت وجواں مردی کے ساتھ تمام دُنیا میں اسلام کا عَلم بلند کرنے کے لئے انتہائی طویل اور غایت درجہ صبر آزما سفر اختیار کرکے ہمیں موعود غلبۂ اسلام کے قریب تر آتے چلے جانے کی پے درپے خوشخبریاں سنا رہا ہے۔ کیا یہ تمام اُمور ہماری توجہ کو اس جانب مبذول کرانے کے لئے کافی نہیں کہ یہ وقت منظم و فعال [illegible] ہے۔ یہ وقت متضرعانہ دُعاؤں اور [illegible] اختیار کرنے کا ہے۔ پس آؤ خدمتِ دین کا حق ادا کرنے کی سعی کرو۔ اسی میں آپ کا، آپ کی اولاد کا، آپ کی قوم کا، آپ کے ملک اور تمام نسلِ انسانی کا بھلا مضمر ہے۔

آخر میں مَیں بانیٔ تنظیم انصار اللہ حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بعض زرّیں نصائح پر اپنی اس دردمندانہ اپیل کو ختم کرتا ہوں۔ حضورؓ فرماتے ہیں :-

"مَیں پہلے تو انصار اللہ کو توجّہ دلاتا ہوں کہ ان میں سے بہت سے وہ ہیں جو صحابی ہیں یا کسی صحابی کے بیٹے ہیں۔ یا کسی صحابی کے شاگرد ہیں۔ اِنہیں سے جماعت میں نمازوں، دُعاؤں اور تعلق باللہ کو قائم رکھنا ان کا کام ہے۔ اُن کو تہجد، ذکرِ الٰہی اور مساجد کی آبادی میں اتنا حصّہ لینا چاہیئے کہ نوجوان ان کو دیکھ کر خود ہی ان باتوں کی طرف مائل ہو جائیں"

پھر فرمایا :-

"یاد رکھو تمہارا نام اَنْصَارُ اللّٰہِ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے۔ اس لئے تم کو بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم رکھتے چلے جاؤ۔ اور کوشش کرو کہ

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم — مجلسِ خدام الاحمدیہ

از مکرم سید رشید احمد صاحب بی۔ اے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ (اڑیسہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ ۱۹۰۴ء کے موقعہ پر فرمایا تھا:۔

"ایک ہی زمانہ ہے یعنی جوانی کا زمانہ جبکہ انسان خدا تعالیٰ کی پرستش کر سکتا ہے ..... یہی زمانہ ہے جو مؤاخذہ کا زمانہ ہے اور یہی زمانہ ہے جس میں خاتمہ بالخیر کے لئے کچھ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔"

اغراض و مقاصد

چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۸ء میں "خدام الاحمدیہ" کے نام سے نوجوانوں کی ایک عالمگیر تنظیم کی بنیاد رکھی۔ اس مجلس کے قیام کے اغراض و مقاصد کے سلسلہ میں اسی مجلس کے دستورِ اساسی میں یہ لکھا ہے:۔

"مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین بشمول اطفال الاحمدیہ کی صحیح اسلامی رنگ میں تعلیم و تربیت کرنا اور ان میں اللہ تعالیٰ اور حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اسلام، وطن اور مخلوقِ خدا کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا اور اُن کی ہر قسم کی بہبود کے سامان کے لئے کوشش کرنا۔" (دستور نمبر ۳)

اسی طرح خدام الاحمدیہ کے قیام کی بنیادی غرض حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ بیان فرمائی

"بڑی غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولادوں کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولادوں کے دلوں میں یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو اگر ایک یا دو نسلوں تک یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دیگی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔"

(الفضل ۱۷ر فروری ۱۹۳۹ء)

اراکین

دستور نمبر ۱۲ کے مطابق اس مجلس سے تعلق رکھنے والے افراد تین قسم کے ہونگے

ا۔ اراکین جو خدام کہلائیں گے

ب۔ اطفال

ج۔ مربیانِ اطفال۔ مجلس اطفال الاحمدیہ مجلس خدام الاحمدیہ کی زیرِ نگرانی کام کرے گی (دستور نمبر ۱۳) ہر مبائع احمدی جس کی عمر ۱۵ سے ۴۰ سال تک ہو خادم متصور ہوگا۔ اور (دستور نمبر ۱۶۵) ہر وہ احمدی بچہ جو سات سال سے پندرہ سال تک کی عمر کا ہو گا طفل متصور ہو گا۔

مجلس کے دستورِ اساسی کے مطابق جس جس علاقہ میں احمدی اقامت پزیر ہیں وہاں مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی جاتی ہے اور ان مجالس کے کام کی نگرانی ایک مرکزی تنظیم کرتی ہے۔ مقامی مجلس کی طرح مرکزی تنظیم کے عہدیداران بھی منتخب و نامزد کئے جاتے ہیں۔ ہندوستان کی تمام مجالس کی مرکزی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان ہے جبکہ دوسرے تمام ممالک کی مجالس کی مرکزی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ (پاکستان) ہے

عہدنامہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے ہر اجتماعی پروگرام کی کاروائی کا آغاز تلاوتِ آیات قرآنی کے علاوہ ایک عہد سے ہوتا ہے جو تمام خدام کو کھڑے ہو کر دہرانا پڑتا ہے اس عہدنامہ کے الفاظ یہ ہیں:—

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی، قومی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔ اسی طرح خلافتِ احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گا اور خلیفۂ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنی فرض سمجھوں گا۔"

اور اطفال الاحمدیہ کا عہدنامہ یہ ہے۔

"اشہد ان لا الٰہ ...

.... ورسولہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ دین اسلام اور احمدیت قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔ کسی کو گالی نہیں دوں گا۔ ہمیشہ سچ بولوں گا اور حضرت خلیفۃ المسیح کے تمام حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔"

کارگذاری کے شعبے

خدام الاحمدیہ کی کارگذاری کے شعبوں کا نظام بہت وسیع ہے جیسا کہ اس کے قیام کے اغراض و مقاصد سے ظاہر ہے چونکہ تمام شعبوں کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں اس لئے صرف نام درج کئے جاتے ہیں۔ (۱) شعبہ تجنید (۲) شعبہ مال (۳) شعبہ خدمتِ خلق (۴) شعبہ تعلیم (۵) شعبہ تربیت و اصلاح (۶) شعبہ تبلیغ (۷) شعبہ ذہانت و صحتِ جسمانی (۸) شعبہ وقارِ عمل (۹) شعبہ ایثار و استقلال اور (۱۰) شعبہ اطفال وغیرہ۔ یہاں صرف شعبہ مال کی حد تک یہ وضاحت کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دستورِ اساسی کے مطابق خدام الاحمدیہ کے لازمی چندوں کی شرح بتفصیل ذیل ہے

(الف) طالب علم میٹرک تک ۳۰ پیسے ماہوار

(ب) طالب علم میٹرک سے اوپر ۵۰ " "

(ج) برسر روزگار خدام - ایک پیسہ فی روپیہ ماہوار مگر چندہ کسی صورت میں ۵۰ پیسے سے کم نہ ہوگا۔

(د) مجلس عالمگیر کے سالانہ اجتماع کے اخراجات کے لئے ہر خادم اپنی ماہوار آمد کا ۲½ فیصد ادا کرے گا لیکن ضروری ہوگا کہ ہر خادم کم از کم اڑھائی روپے اس مد میں ادا کرے (دستور نمبر ۱۵۹) اور اطفال الاحمدیہ کے چندہ کی شرح صدر مجلس کی منظوری سے مقرر کی جاتی ہے (دستور نمبر ۱۶۷)

خدام الاحمدیہ کیلئے مشعلِ راہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے عظیم بانی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وقتاً فوقتاً احمدی نوجوانوں کو جو نصائح فرمائیں وہ ہمیشہ مشعل راہ کا کام دیں گی حضور رضی اللہ عنہ کی بعض اہم نصائح درج ذیل ہیں:۔

(۱) "خدام الاحمدیہ ایک روحانی جماعت ہے لہٰذا اس سے توقع کی جاتی ہے کہ یہ روحانی تقاضوں کو پورا کرے"

(۲) "انتخاب میں محض اس لئے کوئی نام تجویز کرنا اس روح کے منافی ہے جس کے قیام کے لئے یہ تحریک جاری کی گئی ہے دیکھنا یہ چاہیئے کہ اس کا عمل اسلام و احمدیت کی شان کے مطابق ہے یا نہیں اہل بیت کے معاملے میں تو قرآن کریم کا ارشاد نہایت سخت ہے اگر وہ کوئی غلطی کریں گے تو انہیں دُگنی سزا ملے گی پس جب تک مذہب کی صحیح رُوح کسی شخص میں پیدا نہ ہو جائے اس وقت تک کوئی صحیح مومن نہیں ہو سکتا۔

(۳) "احمدی نوجوانوں کے معنے یہ ہیں کہ اُسے اپنی زبان پر قابو ہو وہ محنتی ہو وہ دیندار ہو وہ پنجوقتہ نمازی ہو وہ قربانی و ایثار کا مجسّمہ ہو اور کلمۂ حق کے زیادہ سے زیادہ پہنچانے میں نڈر ہو"

(الفضل یکم نومبر ۱۹۴۹ء)

(۴) "فیشن اور سماج کے رواج نہیں مرعوب نہ کرنے پائیں انبیاء کی تاریخ پر نظر دوڑا کر دیکھو وہ کہاں فیشن سے مرعوب ہوتے تھے؟ انہوں نے کب نوکریاں چلے جانے کے ڈر سے اپنے فرائض کی صحیح ادائیگی چھوڑ دی تھی؟ کلمۂ حق کو ہر حال میں نڈروں کی طرح پہنچانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مجھے ہرگز ان عقلمندوں کی ضرورت نہیں جو قدم قدم پر لوگوں سے مرعوب ہوتے پھریں بلکہ مجھے اُن دیوانوں اور پاگلوں کی ضرورت ہے جو خدا کی بات منوا کر ہی چھوڑیں اپنے اندر عمل کا جذبہ پیدا کرو اور دنیا والوں کے تمسخر کی پرواہ نہ کرو یاد رکھو تعریف وہی اچھی ہے جو آسمان پر ہو دنیا والوں کی تعریف اس آسمانی تعریف کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔"

(۵) "قواعد کی پابندی ہر حالت میں لازمی ہوتی ہے جو قومیں دلیلوں سے قاعدے توڑنے کا جواز نکالنا شروع کر دیتی ہیں ان کی ذہنیتیں شکست خوردہ ہو جاتی ہیں افسر جو قانون بنائیں سب سے پہلے اس پر خود کاربند ہوں (الفضل ۴ر نومبر ۱۹۴۹ء)

وآخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

اسلام کا عالمگیر غلبہ — اور — خدام الاحمدیہ

از مکرم رفیق احمد صاحب ناصر رکن مجلس خدام الاحمدیہ۔ قادیان

قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ اس آخری زمانہ میں مسیح موعود و مہدی معہود کا ظہور اور آپ کے ذریعہ اسلام کا عالمگیر غلبہ مقدر ہے چنانچہ قرآن مجید کی آیت ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اسی طرف اشارہ کرتی ہے اور گزشتہ آئمہ اور سلف صالحین اور مفسرین قرآن نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اس آیت میں جس غلبہ اسلام بر ادیان کل کا ذکر ہے وہ کامل طور پر حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ میں ہوگا چنانچہ حضرت امام ابن جریر اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ "دین اسلام کا غلبہ باقی تمام ادیان پر عیسی ابن مریم کے نزول کے وقت ہوگا۔

(تفسیر ابن جریر پارہ ۲۸ صفحہ ۱۵۰)

(ترجمہ از عربی عبارت)

اسی طرح خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک جگہ فرمایا تھا کہ غلبہ اسلام مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:-

"یُھْلِکُ اللّٰہُ فِیْ زَمَانِہٖ الْمِلَلَ کُلَّھَا اِلَّا الْاِسْلَامَ"۔

یعنی اللہ تعالیٰ مسیح موعود کے زمانے میں تمام ملتوں کو ہلاک کر دے گا سوائے اسلام کے یعنی اسلام کے سوا سب مذاہب نابود ہو جائیں گے۔ اور مذہبی لحاظ سے اسلام کو برتری اور فوقیت حاصل ہو جائے گی اور اس زمانہ کی ایک علامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی تھی کہ اسلام اپنا عروج و اقتدار حاصل کرنے کے بعد پھر کمزور ہو جائے گا دیگر مذاہب اندرونی لحاظ سے بھی کمزور ہو جائیں گے اور بیرونی طور پر بھی۔ دیگر مذاہب چاروں طرف سے حملہ آور ہوں گے اور چاہیں گے کہ اس کو دنیا سے نیست و نابود کر دیں لیکن دشمن کبھی اپنے ناکام ارادوں میں کامیاب نہیں ہوگا کیونکہ خود خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسلام کی خود حفاظت کرے گا اور اس کی حفاظت۔ تجدید اور ہر قسم کی برائیوں کو دور کرنے کے لئے وہ ہر صدی میں ایک مجدد مبعوث کرتا رہے گا جو کہ اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے اور اس کو اندرونی و بیرونی حملہ آوروں سے بچانے کے لئے کوشش کرتے رہیں گے حتی کہ وہ وقت آ جائے گا جبکہ مسیح موعود مبعوث ہوگا اور وہ دین اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرنے کے لئے جدوجہد کریگا لیکن نہ کسی تلوار سے نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعدد دلائل سے روحانی انقلاب بپا کرے گا۔

چنانچہ یہ تمام باتیں اپنے اپنے وقت پر پوری ہو گئیں اور اسلام میں غربت اور انحطاط کا دور بھی آیا اور پھر خدا کی مشیت اور آنحضرت صلعم کے فرمان کے مطابق مسیح موعود بھی اپنے وقت پر مبعوث ہوئے آپ نے اسلامی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے تبلیغی جہاد کیا۔ اور پھر جلد ہی اسلام تمام دنیا پر پھیل گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلفائے عظام نے غلبہ اسلام کی اس مہم کو کامیاب رنگ میں آگے بڑھایا۔

غلبہ اسلام کی اس آسمانی مہم میں خدام الاحمدیہ پر بھی بہت ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں سب سے بڑی ذمہ داری ہماری یہ ہے کہ حتی الوسع تبلیغ اسلام کے فریضہ کو سر انجام دیں آنحضرت صلعم کے زمانہ میں نوجوانوں کو تبلیغ اسلام کا اسقدر شوق تھا کہ باوجود اس کے کہ انہیں مارا پیٹا جاتا پھر بھی وہ دن رات تبلیغ اسلام میں مصروف رہتے۔ ایسے واقعات تاریخ اسلام میں آج بھی محفوظ ہیں۔

اسی طرح ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام طالبعلموں سے کچھ توقعات وابستہ کی ہیں اور ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی احمدی بچہ میٹرک سے پہلے سکول نہ چھوڑے اور کوئی احمدی بچی مڈل سے پہلے سکول نہ چھوڑے نیز حضور نے ارشاد فرمایا کہ ہر احمدی بچہ قرآن کریم سیکھے اور پھر قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے اور پھر اس کی تفسیر پڑھنے کی طرف متوجہ ہو اور پھر احمدی اسلامی اخلاق کی معین تعلیم پر گامزن ہو۔

حضور نے بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "احمدی بچوں کا مستقبل ساری دنیا کے بچوں سے زیادہ روشن ہے"۔ اسی طرح حضور نے اپنی خواہش کا اظہار فرمایا کہ "اگلے دس سال میں اللہ تعالیٰ ایک سو چوٹی کا سائنسدان ہمیں عطا کرے اور اگلے سو سال میں جو کہ غلبہ اسلام کی صدی ہے ایک ہزار سائنسدان ہر فیلڈ کا ایک نابغہ کا بھی سائنس کے ہر میدان میں نکھرا ہوا پھیلا ہوا آسمانوں کی سیر کرنے والا دماغ رکھنے والا اللہ تعالیٰ ہمیں عطا کرے" آمین

پس ہم خدام الاحمدیہ کو اسلام کے اس عالمگیر غلبہ میں جو عنقریب ہونے والا ہے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللّٰھُمَّ آمین۔

احمدی خواتین اسلامی تعلیم کا نمونہ پیش کریں — بقیہ

ہدایات داخل کرتے یا بدرسم کی پیروی کرتے ہیں وہ منہ سے کہیں یا نہ کہیں زبان حال سے یہی مطالبہ کرتے ہیں کہ خدا کے احکام کو ان کی مرضی کے مطابق بدل دیا جائے۔ سچی مسلمہ یعنی فرمانبردار بننے کی کوشش کریں یہی مقام ہے جس کے لئے آپ نے عہد بیعت کی ہے الیانہ ہو کہ خلیفۂ وقت کی ناراضگی اور پھر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنیں اس کی ذمہ داری جہاں افراد کے اپنے اوپر ہے اور ہر انفرادی گھرانے پر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:- کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ تم میں سے ہر شخص کی حیثیت ایک چرواہے کی ہے جس سے اس کے ریوڑ کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

پس وہ دعائیں کریں اپنے لئے اپنی اگلی نسل کے لئے کہ غلط تربیت کے نتیجہ میں آپ ان کو جہنم میں جھونکنے والی نہ ہوں نگرانی کریں ان کی صحیح نگرانی اور اصلاح کی کوشش کریں محبت اور پیار سے اعتراض کرنے سے نہیں ان میں دین سے محبت۔ حکمت اور دین کے اصولوں پر چلنے کا شوق پیدا کریں۔

انسان کو پتہ نہیں لگتا کس وقت وہ اپنے نفس کے پھندے میں آ جائے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں یہ دعا سکھائی گئی ہے اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا۔ نفس کے پوشیدہ شر اور اعمال کے برے نتائج سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ انسان کا مال اور اولاد اس کے لئے سب سے بڑے فتنہ کا باعث ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ اولاد کی ناجائز محبت میں انسان دوسرے کی حق تلفی کر جاتا ہے اسی طرح زیادتی مال برے کاموں پر اکسا دیتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"پس کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کر سکتا جب تک باوجود اولاد کے بے اولاد نہ ہو اور باوجود مال کے دل مفلس و محتاج نہ ہو اور باوجود دوستوں کے بے یار و مددگار نہ ہو یہ ایک مشکل مقام ہے جو انسان کو حاصل کرنا چاہیئے اسی مقام پر پہنچ کر وہ سچا خدا پرست بنتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۱۶)

پس ہمیں چاہیئے کہ ہمارے ہر کام اور ہر تقریب میں سادگی ہو۔ تکلف نہ ہو کوئی بدعت اور رسم نہ پائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جو چیز بری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال ہے خدا تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام قرار نہیں دیتا بلکہ تمام پاک چیزوں کو حلال فرماتا ہے ہاں جب پاک چیزوں میں ہی بری اور گندی چیزیں ملائی جاتی ہیں تو وہ حرام ہو جاتی ہیں اب شادی کو دن کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا اگر اسی طرح پر کیا جائے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کوئی حرام نہیں"۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۸۰)

غرض جماعت احمدیہ کے مرد ہوں یا عورتیں ان کی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں گزرنی چاہئیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کی محبت کی لذت، ساری لذتوں سے بڑھ کر حاصل ہو۔

اس سلسلہ میں مجھ پر اور سب عہدہ داروں پر اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین پر اور جماعت کے سرکردہ احباب کی خواتین پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے ہر لحاظ سے اپنا نیک نمونہ دکھانے کی اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔

بجز وہ کی طرف سے بہت سے بے پروائی ہو رہی ہے جب نیکی کی اہمیت کا احساس کم ہو جائے تو برائی کا احساس بھی مٹ جاتا ہے لیکن جب یہ احساس پیدا ہو جائے کہ پردہ ہم لوگوں کی خاطر نہیں کرتے خدا تعالیٰ کے حکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آپ کی سنت کی اتباع میں کرتے ہیں تو بات اور ہو جاتی ہے۔ آئندہ مستورات کی ترقی اور تربیت کا انحصار موجودہ نسل کی صحیح تربیت پر ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (منقول از ماہنامہ مصباح ربوہ اپریل ۸۰ء)

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری مئی ۱۹۸۰ء تا اپریل ۱۹۸۳ء تین سال کے لئے دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو بہتر رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظرِ اعلیٰ قادیان

(۷۹) جماعت احمدیہ کالابن کوہارکہ

صدر	مکرم محمد شریف صاحب
سیکرٹری مال	" بشیر احمد صاحب پردیسی
" تبلیغ	" محمد حق صاحب
" تعلیم و امام الصلوٰۃ	" مولوی نور الدین صاحب
" امور عامہ و خارجہ	" عبد الحمید صاحب عاجز
" ضیافت	" عبد الحمید صاحب

(۸۰) جماعت احمدیہ بڈھانوں

صدر	مکرم عبد العزیز صاحب کھٹی
سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ	" فضل حسین صاحب ولد دین محمد صاحب
نائب صدر	" جمال الدین صاحب ولد محمد عالم صاحب
سیکرٹری تبلیغ	" فضل حسین صاحب ولد جمال الدین
" تعلیم	" ڈاکٹر محمد خان صاحب
" امور عامہ	" محمد عبد اللہ صاحب

(۸۱) جماعت احمدیہ مرکرہ

صدر	مکرم جی ایس احمد صاحب
نائب صدر، سیکرٹری مال	مکرم پی۔ کے عمر صاحب
" تعلیم و تربیت	" ایم ای محمد صاحب۔

(۸۲) جماعت احمدیہ سرلونیاں گاؤں

صدر، سیکرٹری مال	مکرم سید کریم بخش صاحب

(۸۳) جماعت احمدیہ فیض آباد

صدر	مکرم عبد الحی صاحب۔
سیکرٹری مال	" محمد کریم اللہ خان صاحب

(۸۴) جماعت احمدیہ وشاکھاپٹنم

صدر	مکرم [illegible] خان صاحب
سیکرٹری مال، " تبلیغ	" طاہر احمد صاحب
" تعلیم و تربیت	" عبد السبحان صاحب
" تحریک جدید	" غلام مرتضیٰ صاحب
" وقفِ جدید	" محمد اسحٰق صاحب
" جوبلی فنڈ	" محمد [illegible] صاحب

جماعت احمدیہ دہلی

صدر	مکرم صوفی عبد الشکور صاحب
سیکرٹری مال، " تحریک جدید، " وقفِ جدید	" انیس احمد صاحب اسلم
" تبلیغ و تربیت	" عبد الغفار صاحب

فہرست منظوری انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اکتوبر ۱۹۸۱ء تک کے لئے منظوری دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں اس ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نام جماعت	نام قائد
(۱) کیندراپاڑہ	مکرم شیخ وسیم احمد صاحب
(۲) آسنور پورم	" مرہ کارکنجو صاحب
(۳) مونگھیر	" فہیم احمد صاحب
(۴) سمبلپور	" نثار احمد صاحب
(۵) شیندرہ پانچہ	" محمد حسین صاحب
(۶) کالابن لوہارکہ	" عبد الحمید صاحب عاجز
(۷) جمہ پورہ	" سید عبد الرفیع صاحب
(۸) چارکوٹ	" غلام احمد صاحب ثاقب
(۹) بھاگلپور	" محمد مبین خان صاحب
(۱۰) ادرنہ گام	" ماسٹر خورشید احمد صاحب
(۱۱) بریلی شریف	مکرم مجیب الرحمٰن صاحب
(۱۲) خوردٹ	" مبارک احمد صاحب ڈار
(۱۳) ماندوجن	" طاہر احمد شاہ صاحب
(۱۴) زکر پورہ	" نصیر الدین صاحب
(۱۵) مانلو	" محمد رمضان صاحب شیخ
(۱۶) کوریل	" شفیق احمد صاحب نائیک
(۱۷) قادیان	" منیر احمد صاحب خادم
(۱۸) فیض آباد	" محمد شمیم احمد خان صاحب
(۱۹) بہرہ (نتیج پور)	" عبد الرزاق صاحب
(۲۰) چرگاؤں (جھانسی)	" عطاء اللہ مبارک احمد
(۲۱) واسکوڈ	مکرم اکرام محمد صاحب البری
(۲۲) مسکرا	" ناصر صاحب احمدی
(۲۳) وارانسی	" نجیب احمد صاحب
(۲۴) مرکرہ	" نسیم عباس صاحب
(۲۵) اٹارسی	" ابرار حسین صاحب
(۲۶) منارگھاٹ	" ایم کے عبد المجید صاحب
(۲۷) آدی ناڈ	" عبد الرشید صاحب
(۲۸) مریاکنی	" محمد اسمٰعیل صاحب
(۲۹) پتہ پریم	" صدیق اکبر صاحب
(۳۰) بیلگام	" محمد نور احمد صاحب بیجاپوری
(۳۱) تماپور	مکرم محمود احمد صاحب
(۳۲) جڑچرلہ	" سراج احمد شریف صاحب
(۳۳) چندہ پور	" سید معین الدین صاحب
(۳۴) امروہہ	" محمد راشد صاحب
(۳۵) ساندھن	" شرافت علی صاحب
(۳۶) صالح نگر	" شیر محمد صاحب
(۳۷) وڈمان	" رشید احمد صاحب
(۳۸) یادگیر	" عبد البصیر صاحب
(۳۹) کوڈالی	" عبد الجبار صاحب
(۴۰) حیدرآباد	" احمد عبد الباسط صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ کے زیر اہتمام

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ اور محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ مورخہ ۹/۸ اکتوبر کو یاری پورہ میں تشریف آوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ نے مقامی جماعت کے عہدیداران کے مشورہ سے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کا فیصلہ کیا چنانچہ قبل از وقت جملہ معززین یاری پورہ کو طبع کردہ تحریری دعوت ناموں کے ذریعہ سے اس روحانی جلسہ میں شامل ہونے کی پُر خلوص استدعا کی گئی۔ نیز مقررین کی آواز کو دور دور تک پہنچانے کے لئے لاؤڈ سپیکر کے انتظام کو بھی بہتر بنایا گیا۔

الحمد للہ کہ مورخہ ۹/۸ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ یاری پورہ میں حسب پروگرام اس بابرکت جلسہ کی کارروائی کا آغاز محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم میر عبد الحمید صاحب ایم اے بی ایڈ کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز محمود احمد ڈاک کی نظم کے بعد اس جلسہ کی پہلی تقریر محترم الحاج شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کی ہوئی جس میں آپ نے اپنے مخصوص دلنشین انداز میں سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے مؤثر طریق سے غیر از جماعت دوستوں سے پُر زور اپیل کی وہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے دعویٰ پر سنجیدگی سے غور فرمائیں کیونکہ چودھویں صدی ہجری کا اختتام ہوا جاتا ہے۔ اور آنے والا عین وقت پر ظاہر ہو چکا ہے۔

دوسری تقریر صدر جلسہ محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ کی ہوئی آپ نے مدلل پیرائے میں اس امر کو ثابت کیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دین مکمل ہوا۔ جبکہ تکمیل اشاعت حضور کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے ایک روحانی فرزند حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہونا مقدر تھی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق عین وقت پر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے دعویٰ مہدویت و مسیحیت فرمایا اور دین کی اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے یہی وجہ ہے کہ آج حقیقی معنوں میں تبلیغ اسلام کا اہم فریضہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ بجا لا رہی ہے آپ نے بھی غیر از جماعت احباب سے اپیل کی کہ وہ حضور علیہ السلام کے دعویٰ کو ماننے کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے بھی دعاؤں کے ذریعہ راہنمائی حاصل کریں۔

اجلاس کے آخر میں مکرم عبد [illegible] صاحب نائب زعیم مقامی و ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ نے ہر دو علمائے کرام کی تقاریر کا خلاصہ کشمیری زبان میں پیش فرما کر معزز مہمانان و حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اختتامی دعا کے ساتھ یہ جلسہ انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ جلسہ بعض کی ہدایت کا موجب بنائے آمین

(نامہ نگار: میر عبد الرحمٰن قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ کشمیر)

درخواست دعا بلاگر دوزہ صاحب لدھیانہ سے مبلغ گیارہ روپے ارسال کرتے ہوئے امتحان میں پاس ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں (محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

پروگرام دورہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے انچارج وقفِ جدید

جملہ احباب و عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بہار۔ بنگال۔ بشمول کلکتہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خاکسار بمعیت مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقفِ جدید جمشید پور دوسرا تبلیغی دورہ کرے گا۔ بعدہٗ انسپکٹر صاحب اپنا دورہ اس پروگرام کے تحت جاری رکھیں گے۔ اُمید ہے کہ جملہ احباب و عہدیداران جماعت و مبلغین و معلّمین کرام حسب سابق کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اگر کسی وجہ سے پروگرام میں تبدیلی مطلوب ہوگی تو اطلاع دی جائیگی۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۲ ۱۰/۸۰
کلکتہ	۲۵ ۱۰/۸۰	۱۰	۴ ۱۱/۸۰
موسابنی مائینز	۴ ۱۱/۸۰	۵	۹
چائے باسہ	۹	۱	۱۰
جمشید پور	۱۰	۳	۱۳
رانچی	۱۳	۲	۱۵
سملیہ	۱۵	۲	۱۷
بھاگلپور	۱۷	۲	۱۹
یرہ پورہ	۱۹	۲	۲۱
خانپور ملکی	۲۱ ۱۱/۸۰	۲	۲۳ ۱۱/۸۰
بلاری	۲۳	۱	۲۴
مونگھیر	۲۴	۱	۲۵
مظفر پور	۲۵	۱	۲۶
پٹنہ	۲۶	۱	۲۷
ادول	۲۷	۱	۲۸
آرہ	۲۸	۲	۳۰
قادیان	۲ ۱۲/۸۰	-	-

ذیلی تنظیمیں ...... بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

ہمارے ان اجتماعات میں بے شک آپ کو مفید دینی اور علمی پروگراموں کے دوش بدوش کچھ ورزشی اور تفریحی پروگرام بھی ملیں گے۔ مگر اس نوع کے پروگراموں کو محض تفریحِ طبع کا سامان قرار دے کر اُن سے وقتی طور پر لطف اندوز ہونے کی کوشش کرنا قطعاً مناسب دکھائی نہیں دیتا۔ حقیقت یہ ہے کہ بحیثیت مجموعی ان تمام پروگراموں کا اصل مقصد تمام ارکین اور عہدیداران کے لئے ایک ایسا ہمہ جہتی ماحول پیدا کرنا ہوتا ہے جس میں وہ اپنی خداداد اعلیٰ صلاحیتوں کا مظاہرہ بھی کر سکیں۔ اور اپنے اندر اطاعت و فرمانبرداری کا پاکیزہ جذبہ بھی پیدا کر سکیں۔ وہ اپنی گوناگوں عظیم جماعتی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو کر جہاں باہم مل بیٹھ کر درپیش مسائل اور دشواریوں کے ازالہ کی تدابیر اختیار کریں وہاں آئندہ اپنے تنظیمی پروگراموں کو مزید فروغ دینے کے لئے مفید لائحہ عمل بھی تیار کریں۔ بلفظِ دیگر ہمارے یہ اجتماعات ہمارے طریقِ کار کا وہ سنگِ میل ہیں جو ہماری اصل منزل کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اور وہ منزلِ مقصود جس تک جلد از جلد پا پہنچنے کے لئے جماعت کا ہر فرد حتی المقدور اپنی مساعی کو بروئے کار لا رہا ہے، فقط ایک ہی ہے۔ یعنی — غلبۂ اسلام — جسے ہمیں کسی بھی صورت میں اپنی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بصیرت افروز ارشاد اسی امر کی جانب ہماری توجہ مبذول کراتا ہے کہ :۔

"یہ جو نظام نظر آتے ہیں۔ صیغے بنے ہوئے ہیں۔ کارکن مقرر ہیں۔ یہ تو محض اس لئے ہیں کہ وسیع طور پر کام کیا جا سکے۔ لیکن اگر اصل کام ہی رُک جائے اور اس میں ضعف شروع ہو جائے تو پھر ہمیں کوئی ضرورت نہیں مدرسوں کی — کوئی ضرورت نہیں صیغوں کی۔ کوئی ضرورت نہیں دفتروں کی — ہم ان سب کو توڑ دیں گے اور خود دُنیا میں نکل جائیں گے۔ تاکہ دین کی خدمت کر سکیں۔ ان مٹی کی عمارتوں کو ہمیں کیا کرنا ہے۔ یہ اُس وقت ہمارے پاس کہاں تھیں جب مسیح موعودؑ آیا۔ اگر ہم ان عمارتوں کے ملبے بیچ کر اور سب کچھ مٹا کر بھی کامیاب ہو گئے تو سمجھیں گے کچھ نہیں کھویا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء صفحہ ۱۸۶)

اللہ تعالیٰ ہمارے ان اجتماعات کو ہر جہت سے بابرکت، مفید اور کامیاب کرے اور ان کے پس پردہ کارفرما خدمت و اطاعت کی اصل رُوح کو شناخت کرنے اور اسے اپنا دستور العمل بنانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؀

خورشید احمد انور

پیغام حضورِ انور برائے آسنسور کانفرنس (بقیہ صفحہ اوّل)

اس کانفرنس میں آپ ایسا پروگرام بنائیں کہ آپ کی جماعت کے تمام افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا باقاعدگی سے مطالعہ کرنے کی عادت ڈالیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس بیش بہا خزانے سے جو ان کتب میں پنہاں ہے کما حقہٗ استفادہ کر سکیں۔

مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ اس موقعہ پر اپنی نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس مسجد کو بہت بابرکت بنائے۔ اس کو نمازیوں سے آباد رکھے اور اس میں نماز پڑھنے والوں کو اپنے فضلوں اور برکات سے [illegible] انہیں اور ان کی نسلوں کو [illegible] میں احمدی مسلمان بننے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کو اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

والسلام
خلیفۃ المسیح الثالث

مجلس انصار اللہ کے قیام کا مقصد — (بقیہ صفحہ (۷))

یہ کام نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جائے۔"

اسی طرح فرمایا کہ :۔

"آپ کا نام انصار اللہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں۔ اور یہ توجہ مالی لحاظ سے بھی ہوتی ہے اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ دینی لحاظ سے آپ لوگوں کا فرض ہے کہ عبادت میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں۔ اور دین کا چرچا زیادہ سے زیادہ کریں۔ تاکہ آپ کو دیکھ کر آپ کی اولادوں میں بھی نیکی پیدا ہو جائے۔ آپ لوگوں کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے رہنا چاہیئے اور اپنی اولادوں کو بھی ذکرِ الٰہی کی تلقین کرتے رہنا چاہیئے۔" (الفضل ۲ نومبر ۱۹۵۸ء)

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمارے دلوں میں دین کی سچی اور دائمی محبت اور اس کی خدمت و اشاعت کی حقیقی تڑپ پیدا کرے اور ہماری نسلوں کو بھی ہمیشہ اس دولتِ بے بہا سے مالا مال کرتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :۔
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY,
MADRAS – 600004.
Phone No. 76360.
آٹوونگس

عیدالاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسُولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحبِ استطاعت مُسلمان پر عیدالاضحیہ کی قُربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے ۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قُربانی دیتے ہیں اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ اُن کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قُربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارتِ مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے ۔

(۲) بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقع پر قُربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کو اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے ۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قُربانی کی شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت مبلغ ۲۲۰/۲۵۰ روپے تک ہے ۔

براہِ مہربانی بروقت اطلاع بھجوائیں ۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

وقفِ عارضی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے "وقفِ عارضی" کی سکیم کا اجراء فرمایا ہُوا ہے ۔ اس سکیم کے تحت تبلیغ و تربیت کے بہت مفید نتائج نکلے ہیں ۔ جماعتوں میں بیداری پیدا ہوئی ہے اور اس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہیں ۔

لہٰذا احباب سے درخواست ہے کہ دو ہفتے یا اس سے زائد چھ ہفتہ تک کے لئے وقفِ عارضی کے تحت پیش کریں ۔ اور مطلع فرمائیں کہ کس مہینے میں وقفِ عارضی کی خدمت سرانجام دیں گے اپنے رہائشی مقام سے کتنے فاصلے پر جا سکیں گے ۔ آپ کی عمر، تعلیم ذریعۂ معاش کیا ہے ؟ تبلیغی و تربیتی میدان میں اپنا تجربہ لکھیں ۔ اسلام و احمدیت کی تعلیمات سے واقفیت کتنی ہے ۔ وقفِ عارضی میں پیش کرنے والے اصحاب کو سفر اور اخراجاتِ طعام خود برداشت کرنے ہوتے ہیں ۔

جماعتوں کے عہدیداروں کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کو وقفِ عارضی میں شمولیت کی دعوت دیں ۔ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ سے تحریک وقفِ عارضی کے فارم طلب کر کے اپنے کوائف و حالات درج کر کے بھجوائیں ۔ تاکہ وقفِ عارضی کی سکیم کے مطابق انہیں جماعتوں میں بھجوایا جائے ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس مظفرپور میں مورخہ ۲۹-۳۰؍اکتوبر ۱۹۸۰ء کو منعقد ہوگی ۔ اِن شاءاللہ ۔۔!

اس کانفرنس کے لئے مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب ایم ۔ بی ۔ بی ایس کو صدر مجلس استقبالیہ اور مکرم سید داؤد احمد صاحب کو جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے ۔

صُوبہ بہار کی جماعتوں سے گزارش ہے کہ چندہ کانفرنس درج ذیل پتہ پر جلد از جلد ارسال فرمائیں ۔ نیز ابھی سے اِس کانفرنس میں شرکت کی تیاری بھی شروع کر دیں ۔ بزرگانِ سلسلہ سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے ۔ آمین ۔

ترسیلِ زر کا پتہ :- SYED DAUD AHMAD, BHARAT MEDICAL HALL
KALYANI, MUZAFFARPUR-1 (BIHAR)

المعلن : عبدالرشید ضیاء انچارج احمدیہ مسلم مشن جمشید پور (بہار)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے ۔ اس کی شرح ہر دوست کی سالی میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ (۱/۱۰) یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے ۔ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے ۔

لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ فرمائیں ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ہفتہ تحریکِ جدید

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۵؍اکتوبر سے ہفتہ تحریکِ جدید منایا جا رہا ہے ۔ محترم صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال و سیکرٹریانِ تحریکِ جدید اپنی اپنی جماعتوں میں اس ہفتہ میں تحریکِ جدید کی اہمیت و ضرورت اور اس کے پس منظر کو جماعت کے سامنے واضح کرتے ہوئے احباب جماعت کو چندہ تحریکِ جدید کی بابرکت تحریک میں شامل کریں ۔ نیز اپنی جماعتوں کی وصولی چندہ کی پوزیشن کا ملاحظہ فرمائیں ۔ اور بقایا داران کو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں ۔ نیز اپنی سہولت کے مطابق کسی ایک دن جلسہ بھی کریں ۔ جس کی رپورٹ دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں ۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

احمدیہ کانفرنس بمبئی

احباب جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بمبئی میں احمدیہ کانفرنس ۲۵-۲۶؍اکتوبر ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگی ۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ بمبئی کے ذمہ ہوگا ۔ البتہ موسم کے مطابق مختصر بستر ہمراہ ہونا چاہیئے ۔ خط و کتابت مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ ۔ الحق بلڈنگ ۔۔ ۱۷ ۔ وائی ۔ ایم ۔ سی ۔ اے روڈ ۔ بمبئی ۸ سے کی جائے ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وِلادت

میرے چھوٹے بھائی عزیز حمید احمد صاحب غوری کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷؍ستمبر ۱۹۸۰ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے الحمد للہ ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک و صالح و خادمِ دین بنائے ۔ آمین ۔

خاکسار : محمد انعام غوری قادیان